بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-6

قرآن مجید کے خوبصورت الفاظ اور بہترین انداز بیان پر غور وفکر کا درس جاری ہے پچھلے درس میں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی دلالت کے تعلق سے کچھ باتیں کی تھیں آج کی نشست میں اسی موضوع کے متعلق ایک اور خوبصورت مثال بیان کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾﴾ [الأنفال: 33]

اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

پچھلے درس میں اس قاعدے کی وضاحت کی تھی کہ:

فعل اور جملہ فعلیہ اور اسم اور جملہ اسمیہ کی دلالت میں فرق ہے، فعل اور جملہ فعلیہ وقت محدود اور تجدید پر دلالت کرتی ہے اور اسم اور جملہ اسمیہ کسی دائمی چیز یا ہمیشگی پر دلات کرتی ہے

اس آیت کریمہ میں بھی اسی قاعدے کو مدنظر رکھا گیا ہے۔آیئے دیکھتے ہیں:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ (جملہ فعلیہ ہے یعنی جب تک ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے عذاب کو روک دیا ہے)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ (مُعَذِّبَهُمْ اسم ہے یعني اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر نازل نہیں ہو گا ہمیشہ کے لیے۔

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (يَسْتَغْفِرُونَ فعل ہے یعنی اگرچہ انکا استغفار دائمی نہیں ہو گا لیکن جب بھی ان سے گناہ ہونگے اور وہ استغفار کرتے رہیں گے ان پر عذاب نہیں آئے گا۔ اور اگر اس جگہ پر جملہ اسمیہ ہوتا تو سب ہلاک ہو جاتے کیونکہ ہمیشہ استغفار کو برقرار رکھنا ناممکن ہے۔

اسی حقیقت کے تعلق سے ایک اور مثال دیکھیں اس میں بہت ہی عظیم پیغام ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿... وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝٥٩﴾ [القصص: 59]

اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے لوگ ظالم ہوں۔

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ بستی والوں کی ہلاکت کی بنیادی وجہ انکا ظلم ہے لیکن کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ اس ظلم سے مراد انکا دائمی ظلم ہے ناکہ صرف وقتی طور پر ظلم کرنا، اسی لیے آیت کا اختتام اسم سے ہوا ہے ظالمون اور قاعدہ کیا ہے کہ اسم میں ہمیشگی کا معنی ہوتا ہے، اگر یہ فعل ہوتا یعنی یظلمون تو وہ وقتی طور پر ظلم کرتے ہی ہلاک ہو جاتے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

یہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت ہے جو اسکے غضب پر سبقت لے گئی۔ اسی لیے اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کا اللہ کی صفات پر ایمان رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ پر ہمارا ایمان ہے، یہ ان صفات کاملہ کی صرف ایک جھلک ہے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کے متعلق صرف ایک جز یا حصے کے متعلق بات کی ہے جملہ اسمیہ یا فعلیہ کے تناظر میں ورنہ بہت سارے اور بھی صیغے اور انداز بیان بھی ہیں جس میں صیغہ مبالغہ رحمن اور رحیم اور اسم تفضیل ارحم الراحمین وغیرہ مختلف انداز میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس پاک کتاب پر غور وفکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتے رہیں اور اپنے ایمان اور

عمل کو مضبوط کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے اور علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن مجید پر تدبر اور غور و فکر کا حق ادا کرنے کی اور اس پر صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب **العالمین**۔ واللہ أعلی وأعلم .

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-6) سے لیا گیا ہے۔